روزنامہ

FD-10 ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 22 فروری 2011ء 18 ربیع الاول 1432 ہجری 22 تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 43

فارسی الاصل کی پیشگوئی

حضرت زرتشت ایک پیشگوئی میں فرماتے ہیں۔

شریعت عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں سے دین ایسا ہوجائے گا کہ اگر خود شارع (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی اسے پہچان نہ سکے گا......اوران کے اندر انشقاق اور اختلاف پیدا ہوجائے گا اور روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے...... جب ایسا ہوگا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو تیرے لوگوں سے (فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری گمشدہ عزت وآبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ میں پیغمبری و پیشوائی (نبوت وخلافت) تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا۔

(سفرنگ دساتیر صفحہ 190 ملفوظات حضرت زرتشت مطبوعہ 1280ھ مطبع سراجی دہلی)

حضرت مصلح موعود کے 52 سالہ دور میں ہمیں پیشگوئی مصلح موعود کی 52 علامات لمحہ بہ لمحہ پوری ہوتی دکھائی دیتی ہیں

پیشگوئی مصلح موعود ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے

ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بنیں اور اپنے علم، قول اور عمل سے دین کے پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 فروری 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعود ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو کسی شخص کی ذات سے وابستہ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی بنیاد پہلے سے فرمائی گئی پیشگوئی یتزوج ویولد لہ پر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک موعود بیٹے کی بشارت دی جو مصلح موعود ہوگا۔ اس کی تفصیل میں آپ نے پسر موعود کی بہت سی خصوصیات بیان فرمائی تھیں۔ حضرت مسیح موعود نے ہمارے دل و دماغ کو یہ عرفان عطا فرمایا کہ آج اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے جنہوں نے ہمیں خدا سے ملایا اور ایک ہی کتاب ہے یعنی قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جنوری 1886ء میں خدائی تحریک کے ساتھ ہوشیار پور میں چلہ کشی کی جس میں اللہ تعالیٰ نے دین حق کی ترقی اور بہت سی بشارات آپ کو دیں۔ اسی چلہ کشی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود بیٹے کے عطا ہونے کی بھی خوشخبری دی۔ جو کہ آپ نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار رسالہ سراج منیر بر نشان ہائے رب قدیر کے نام سے شائع فرمائی۔ حضور انور نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن بیان کیا اور فرمایا کہ اس میں مصلح موعود کی 52 خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ فرمایا کہ یقیناً کسی اہم امر کیلئے یہ پیشگوئی تھی اور وہ یہی بات تھی کہ اس کے اولاد ہوگی اور وہ ایسی خصوصیات کی حامل ہوگی جو دین کے پھیلانے کا باعث بنے گی۔ توحید کے پھیلانے اور جو آنحضرت ﷺ کے مقام کو دنیا پر ظاہر کرنے کا باعث بنے گی۔ اس پیشگوئی کے مطابق 1889ء میں حضرت مصلح موعود پیدا ہوئے اور اسی سال جماعت کی بنیاد بھی ڈالی گئی۔ فرمایا حضرت مصلح موعود کے 52 سالہ دور خلافت اور پیشگوئی میں بیان ان 52 علامات کا اگر ہم بغور جائزہ لیں تو یہ تمام علامات لمحہ بہ لمحہ ہمیں آپ کی زندگی میں پوری ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ پر شوکت پیشگوئی تھی جس نے حضرت مصلح موعود کی خلافت کے 52 سالہ دور میں ثابت کر دیا کہ کس طرح وہ شخص جلد جلد بڑھا، کس طرح اس نے دنیا میں دین حق کے کام کو تیزی سے پھیلایا، مشن ہاؤس قائم کئے، بیوت الذکر بنوائیں۔ دنیا کے 35,34 ممالک میں جماعت کا قیام آپ کے وقت میں ہو چکا تھا، کئی زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا تھا۔ اسی طرح جماعتی نظام کا ڈھانچہ جو ہے حضرت مصلح موعود نے ہی بنایا تھا جو آج تک چل رہا ہے اور اس سے بہتر کوئی ڈھانچہ بن ہی نہیں سکتا تھا۔ اسی طرح ذیلی تنظیمیں جو اس وقت بنائی گئیں وہ بھی آج تک چل رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہیں۔ فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے اپنے آپ کو اس وقت تک اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا جب تک خدا تعالیٰ نے آپ کو نہیں بتا دیا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کیا کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود کا نام پہنچانا ہے۔ حضور انور نے بعض غیر از جماعت کی آپ کے بارے میں کچھ شہادتیں پیش فرمائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے علمی کارنامے ایسے ہیں کہ جو دنیا کو نئے انداز دینے والے ہیں اس کا دنیا نے اقرار کیا اور کوئی بھی آپ کے تبحر علمی، فراست، ذہانت اور روحانیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ آپ نے خطبات جمعہ کے علاوہ بے شمار کتب بھی تحریر فرمائی ہیں، تقاریر بھی فرمائیں جن کو تحریر میں لایا جا رہا ہے اور ایک عظیم علمی اور روحانی خزانہ بن رہا ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن یہ سب مواد کتب کی صورت میں شائع کر رہی ہے، فرمایا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کو بھی میں کہتا ہوں کہ اپنے کام میں تیزی اور وسعت پیدا کریں۔ کتب کی اشاعت جلد از جلد مکمل کر کے ان کے تراجم کی طرف بھی توجہ دیں۔ پھر فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کی شوکت آپ کے کام کو دیکھ کر اور بھی روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے اور اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہوگی جب ہم میں سے بھی اس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے۔ پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں، اپنے علم، قول اور عمل سے دین حق کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں اور اصلاح نفس، اصلاح اولاد اور اصلاح معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ قانتہ آرچرڈ صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا بشیر احمد آرچرڈ صاحب مرحوم کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ حاضر بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

قرآن کریم کی برکت

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”ہر احمدی اپنا جائزہ لے اور دیکھے کہ وہ حقیقت میں قرآن کو عزت دیتا ہے کیونکہ وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔ پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اس کا ترجمہ پڑھیں اور حضرت مسیح موعود کی تفسیر پڑھیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے اور برکت اس کے احکام پر عمل کرنے میں ہے“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 687)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

کار خیر کیلئے مالی قربانی

”محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار“

سیدنا حضرت مصلح موعود کا یہ ولولہ انگیز کلام ہمیں تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتا ہے جو ممالک بیرون میں اشاعت حق میں مصروف ہے اور مخلصین جماعت کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اس عظیم الشان کار خیر کیلئے اپنی مالی قربانیوں کا جائزہ لیں اور انہیں جلد از جلد معیاری صورت میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ یاد رہے کہ سال نو کے اعلان پر تین ماہ گزر گئے ہیں اس مہم کو کامیاب و بامراد بنانے کیلئے بقیہ نو ماہ کے عرصہ میں ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خطبہ جمعہ

2010ء کے سال کا آغاز بھی اور اس کا اختتام بھی جمعہ سے ہو رہا ہے جو ایک بابرکت دن ہے

جس قوم کی ایسی مائیں ہوں جو اپنے بیٹوں کو جاں نثاری کے لئے تیار کر رہی ہوں، ایسے لواحقین جن جاں نثاروں کے ہوں جو افسوس پر آنے والوں کو تسلی دلا رہے ہوں تو ایسا جان دینا جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی یا سزا کے طور پر نہیں ہوا کرتا۔ دلوں کی تسلی اور تسکین کے لئے یہ سامان خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہوتے ہیں

ہم تو وہ قوم ہیں جو دشمن سے ڈر کر کبھی اپنے خدا کا دامن نہیں چھوڑتے

اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے اس سال احمدیت کے پیغام کو متعارف کروایا ہے یہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کا ہی نظارہ ہے

یہ قربانیاں جو جاں نثاران پاکستان نے دی ہیں، دیتے رہے ہیں، جس کی انتہا 2010ء کے سال میں بھی ہوئی، یہ قربانیاں انشاءاللہ کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ نہیں جا رہیں احمدیت کا پیغام اور تعارف، دنیا کے ہر کونے میں کثرت سے پہنچنا، یہ ان قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ اور یہ سلسلہ چلتا چلا جا رہا ہے۔ آئندہ دنیا کے افق پر احمدیت کی فتوحات اُبھر رہی ہیں

راہ مولیٰ میں پیش کی جانے والی قربانیاں ہمارے ایمانوں میں بھی اضافے کا موجب بن رہی ہیں

ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ قربانیوں کو ضائع نہیں کرتا اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مَیں تجھے فتوحات دوں گا، یہ تو ہوگا اور یقیناً ہوگا لیکن ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے

سال 2010ء میں رشین ڈیسک کے ذریعہ ایم ٹی اے پر رشین پروگرام بھی جاری ہیں۔ اب سینکڑوں کی تعداد میں رشین احمدیوں کے خطوط آتے ہیں

حضرت مسیح موعود کی کتب کو جو روحانی خزائن کے نام سے طبع شدہ ہیں جماعتی ویب سائٹ پر ایک سرچ انجن میں ڈالا گیا ہے۔ یہ بہت بڑا کام تھا جو اللہ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں کی ٹیم نے کیا ہے اس میں ہندوستان کے بہت سے نوجوان شامل ہیں

حضور انور ایدہ اللہ کے نام سے کسی نے فیس بک (Face Book) پر اکاؤنٹ کھولا ہوا ہے جو غلط طریق کار ہے۔ احباب جماعت کو فیس بک کی قباحتوں سے بچنے کے لئے تاکیدی نصیحت

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31/ دسمبر 2010ء بمطابق 31/ فتح 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج اس سال کا آخری دن ہے، یعنی گریگورین کیلنڈر کے حساب سے جو آج کل دنیا میں رائج ہے یہ آخری دن ہے گو کہ اسلامی سال کے پہلے مہینے کا آخری عشرہ بھی شروع ہو چکا ہے لیکن چونکہ دنیا میں اس وقت رائج کیلنڈر یہی ہے جس کو مسلمان بھی اور غیر مسلم بھی سب اچھی طرح جانتے ہیں اور یہی تمام دنیا میں اب رواج پا چکا ہے۔ اس لئے عموماً نئے سال کے شروع ہونے کی مبارکبادیں بھی اس کیلنڈر کے حساب سے دی جاتی ہیں۔ اور رواں سال کے آخری دن کو بھی اسی حساب سے الوداع کہا جاتا ہے۔ عموماً الوداع کہنے کا رواج تو کم ہے لیکن نئے سال کے پہلے دن کا استقبال بڑے ذوق اور شوق اور شور و غل اور ہنگامے سے کیا جاتا ہے۔ اور اس استقبال میں دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم کا باشندہ اپنی اپنی بساط اور رواج کے مطابق حصہ لیتا ہے تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا، آج کے دن کا ذکر اس لئے ہے کہ آج یہ اس سال کا، 2010ء کا آخری دن ہے۔ ہر سال آخری دن آتا ہے اور گزر جاتا ہے، کوئی اہمیت نہیں ہے، لیکن اس سال ہمارے لئے سال کا یہ آخری دن بھی مبارک ہے۔ اس لئے کہ اس سال کا اختتام آج جمعہ کے بابرکت دن سے ہو رہا ہے۔ یہ 2010ء کا سال جس کا آغاز بھی جمعہ سے ہوا تھا، جو بابرکت دن تھا اور جس کا اختتام بھی جمعہ سے ہو رہا ہے جو جیسا کہ مَیں نے کہا ایک بابرکت دن ہے۔ کہنے والے کہہ سکتے ہیں اور کہتے بھی ہیں کہ اچھا بابرکت دن ہے۔ بعض فتنہ پرداز، بعض مخالفین بھی احمدیوں کے جذبات کو انگیخت کرنے کے لئے کہ تمہارے لئے اچھا سال ہے جس میں جماعت احمدیہ کو تقریباً سو افراد کی جان کی قربانی دینی پڑی، سو گھر اپنے باپوں، خاوندوں اور بچوں کے لئے رو رہا ہے۔ اگر بعض غیر از جماعت لوگوں نے ہماری (۔) پر ہمدردی کا اظہار کیا ہے تو ایسے بھی ظالم ہیں اور کافی تعداد میں ہیں جو سخت دل ہیں، جنہوں نے ان (۔) کے حوالے سے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ بلکہ مسلسل دھمکیاں بھی ہیں کہ ہم ابھی بہت کچھ تم سے کریں گے۔ .... یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کے سلوک کو نہیں دیکھا کہ خدا تعالیٰ اُن سے کیا کر رہا ہے۔ جن آفات نے انہیں گھیرا ہے اُس سے عبرت حاصل نہیں کی بلکہ اس کا بھی الٹا اثر ہو رہا ہے۔ اور اُن کی حالت قرآنِ کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے، .... (الانعام:44) والی ہے۔ اُن کے دل ان چیزوں کو دیکھ کر اور بھی سخت ہو گئے ہیں .... بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ .... (الانعام:44) اور شیطان نے جو وہ کرتے تھے انہیں اور بھی خوبصورت کر کے دکھایا، یہ لوگ اس چیز کا مصداق بن رہے ہیں۔ پس یہ لوگ اس بات پر خوش نہ ہوں کہ احمدیوں کی جانیں ہم نے لے لی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہیں اور ہم مزید تنگ کریں گے، مزید ان پر تنگیاں وارد کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو کچھ ان کو شیطان نے خوبصورت کر کے دکھایا ہے اس کا ذکر تو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی قرآن شریف میں فرما دیا ہے کہ ایسے لوگ یہی کچھ کیا کرتے ہیں اور اس کے بعد خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے ایک بہت سخت انذار بھی کیا ہے۔

جہاں تک ہمارے (۔) کے گھروں کا تعلق ہے۔ انہوں نے تو ان (۔) پر کسی بھی قسم کا جزع فزع کرنے کی بجائے اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح پیش کیا کہ ان کی سوچوں کے دھارے ہی بدل گئے ہیں۔ مختلف ممالک سے مَیں نے (۔) کے لواحقین سے ملنے کے لئے وہاں کے مقامی احمدیوں کو بھجوایا تھا۔ اور یہ وفود جب (۔) کی فیملیوں سے مل کر آتے ہیں تو اپنے ایمانوں میں بھی ترقی پاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں افریقہ کے بعض ممالک سے وفود بھجوائے تھے۔ ان میں ایک وفد غانا کا تھا۔ اُس میں غانا کے امیر اور مشنری انچارج وہاب آدم صاحب بھی تھے اور ایک اور احمدی دوست تھے، طاہر ھامنڈ (Homond) صاحب جو گھانین احمدی ہیں اور گھانا کی پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں۔ یہ لوگ واپسی پر مجھ سے مل کر گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان (۔) کے عزیزوں، والدین، بیوی بچوں سے مل کر ہمارے ایمان میں اضافہ ہوا۔ جو رویے ہم نے وہاں دیکھے ہیں ہم سوچ ہی نہیں سکتے تھے۔ ہم انہیں تسلی دیتے تھے تو وہ آگے سے ہمیں ایمان کی مضبوطی کا اظہار کرتے ہوئے تسلی دیتے تھے۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ ہماری آنکھوں میں جذبات سے مغلوب ہو کر آنسو آتے تھے تو وہ کہتے تھے ہمیں تو ہمارے جانے والے تمغے لگا گئے ہیں۔ تو اُن (۔) کے خاندانوں کا یہ رویہ تھا اور ہے۔ ایک احمدی طالب علم جو تھوڑا عرصہ ہوا یہاں یو۔ کے میں تعلیم کے لئے آئے ہیں، کل ہی مجھے ملنے آئے تھے۔ اُس نے مجھے بتایا کہ آج مَیں آپ سے اپنی ماں کی ہمت کی ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس طالب علم لڑکے کو (۔) میں دو گولیاں لگی تھیں۔ کہتا ہے مَیں جو زخمی ہوا ہوں تو ماں کو فون کر کے بتایا کہ اس طرح گولیاں لگی ہیں اور خون بہہ رہا ہے تو ماں نے جواب دیا کہ بیٹا میں نے تمہیں خدا کے سپرد کیا۔ اگر (۔) مقدر ہے، خبریں آ رہی ہیں، لوگ (۔) ہوئے ہیں تو جرأت سے جان اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنا۔ کسی قسم کی بزدلی نہ دکھانا۔ بہر حال اس بچے کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا۔ آپریشن سے گولی نکال دی گئی۔ تو جس قوم کی ایسی مائیں ہوں جو اپنے بیٹوں کو شہادت کے لئے تیار کر رہی ہوں، ایسے لواحقین جن (۔) کے ہوں جو افسوس پر آنے والوں کو تسلی دلا رہے ہوں تو ایسا جان دینا جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی یا سزا کے طور پر نہیں ہوا کرتا۔ دلوں کی تسلی اور تسکین کے لئے یہ سامان خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہوتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ میں تو جب بھی (۔) کے لواحقین سے بات کرتا ہوں تو پُرعزم آوازیں ہی سننے میں ملتی ہیں۔

پس غیر ممالک سے افسوس کے لئے جانے والوں کے ایمان میں اضافہ، ماؤں کا اپنے بیٹوں کو (۔) کے لئے تیار کرنا اور پُرعزم جذبات کا اظہار، یہ خدا تعالیٰ کا فضل نہیں تو اور کیا چیز ہے؟ پس ہم تو وہ قوم ہیں جو دشمن سے ڈر کر کبھی اپنے خدا کا دامن نہیں چھوڑتے۔ ہم تو وہ قوم ہیں جو خوف اور بھوک اور مال اور جان کی قربانی کرنے سے ڈر کر خدا تعالیٰ کا دامن چھوڑنے والے نہیں۔ اپنے پیارے خدا سے بے وفائی کرنے والے نہیں۔ بلکہ............ کہہ کر پھر اپنے خدا کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ اپنے پیارے خدا کی رضا حاصل کر کے خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت حاصل کرنے والے ہیں اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو مجھے خط لکھتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ....(الاحزاب:24) اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو انتظار کر رہے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن سے قربانی لینا ہی مقدر ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس میدان میں ثابت قدم رہیں گے۔ پس کسی کا یہ اعتراض کہ کس طرح تم سال کے ابتداء اور سال کے اختتام کے بابرکت ہونے اور سال کے بابرکت ہونے کی بات کرتے ہو، ان پُرعزم اور خدا کی رضا حاصل کرنے والے لوگوں کے جواب سے باطل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے اس سال احمدیت کے خوبصورت پیغام کو دنیا کے امیر ملکوں میں بھی اور دنیا کے غریب ملکوں میں بھی متعارف کروانے کا سامان پیدا فرمایا ہے یہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کا ہی نظارہ ہے۔ اس سال میں ان (۔) کی قربانیوں نے جس طرح ہمیں اپنے جذبات پر کنٹرول رکھتے ہوئے (۔) کے خوبصورت اور پُرامن پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقع دیا ہے، اس کثرت سے جماعت کا تعارف اور (۔) کا پیغام پہلے کبھی نہیں پہنچا۔ مختلف ذرائع، مختلف میڈیا، چاہے وہ یورپ میں ہے، امریکہ میں ہے، افریقہ میں ہے، ایشیا میں ہے یہ سب دوسرے ذرائع اور میڈیا استعمال ہوئے۔ قومیں اپنے مقاصد میں قربانیاں دے کر ہی کامیاب ہوتی ہیں۔ یہ قربانیاں جو (۔) پاکستان نے دی ہیں، دیتے رہے ہیں، جس کی انتہا 2010ء کے سال میں بھی ہوئی، یہ قربانیاں انشاء اللہ کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ نہیں جا رہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ احمدیت کا پیغام اور تعارف (۔) کی امن پسند تعلیم کا پیغام دنیا کے ہر کونے میں کثرت سے پہنچنا، یہ ان قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے اور یہ سلسلہ چلتا چلا جا رہا ہے۔ یقیناً یہ بات ان قربانیوں کی قبولیت کا ایک حصہ ہے، ایک جزو ہے اور آئندہ دنیا کے افق پر احمدیت کی جو فتوحات اُبھر رہی ہیں، وہ اس سے بہت بڑھ کر انشاء اللہ تعالیٰ اس چمک کا نظارہ دکھانے والی ہیں۔

پس ہمارا کام یہ ہے کہ جس طرح ہمارے قربانیاں کرنے والوں کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اُن لوگوں کے زمرہ میں شامل فرمایا ہے، جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔)(سورۃ آل عمران آیت 170)۔ جو لوگ اپنے ربّ کے حضور مارے گئے تم انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ پس وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دائمی رزق کو پانے والے ہیں جو ہر لمحہ اُن کے درجات بلند کر رہا ہے۔ یہاں اموات کے لفظ کے ساتھ اس آیت کا یہ مطلب بھی ہوگا کہ جس کا خون رائیگاں نہیں جاتا۔ اور دوسرے یہ کہ جو اپنے پیچھے اپنے نقشِ قدم پر چلنے والے چھوڑ جاتے ہیں۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ہم نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اپنے قربانیاں کرنے والوں کی نیکیوں کو بھی زندہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کی قربانیوں کی وجہ سے جو کامیابیاں ملی ہیں ان سے بھی انہیں آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ جس پر وہ اپنی زندگیاں قربان کرنے کے بعد بھی خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر لی اور ان کی قربانیاں بھی انتہائی نتیجہ خیز ثابت ہوئیں۔ اس کا نقشہ سورۃ آل عمران میں اس طرح کھینچا گیا ہے کہ .... (سورۃ ال عمران آیت نمبر 171) بہت خوش ہیں اس بات پر جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی اُن سے نہیں ملے کہ ان پر بھی کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

پس ان (۔) کی قربانیاں ہمارے ایمانوں میں بھی اضافے کا باعث بن رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس خوشخبری کو سن کر کہ وہ خوشخبریاں پا رہے ہیں اور پیچھے رہنے والوں کے بارہ میں خوشخبریاں پا رہے ہیں، اس بارہ میں بہت سے خطوط خط لکھنے والے (۔) کے ورثاء مجھے لکھتے ہیں کہ ہم خواب میں فلاں (۔) کو ملے، اپنے (۔) کو ملے، بھائی کو ملے، باپ کو ملے، بیٹے کو ملے۔ اُس نے کہا کہ مَیں بہت خوش ہوں۔ یہاں عجیب نرالا سلوک مجھ سے ہو رہا ہے۔ تم لوگ تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جب ہم اُن سے اُن کی خوشی کے اظہار سن کر اس یقین پر پختہ ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خاص رزق دے رہا ہے، اُن کے لئے خوشی کے سامان بہم پہنچا رہا ہے تو اس بات پر بھی ہمارا یقین بڑھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیچھے رہ جانے والوں کی کامیابیوں کے بارہ میں جو انہیں

خوشخبریاں دے رہا ہے وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ ضرور سچ ثابت ہوں گی اور ہو رہی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایک فیصلہ کر کے چلتی ہے تو پھر تدریجی نتائج پیدا کرتے ہوئے وہ اپنے عروج پر پہنچتی ہے۔ بندے کو بظاہر پتہ نہیں چل رہا ہوتا لیکن جب آخری نتیجہ نکلتا ہے تو پھر اسے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے کتنے سچے ہیں۔ وہ کتنے سچے وعدوں والا خدا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے زیادہ سے زیادہ اور جلدی فیض پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر چمٹنے کی ضرورت ہے۔ ہم اپنی قربانیاں کرنے والوں کے نیک اعمال کا ذکر کرتے ہیں، اُن کی نیکیوں کا ذکر کرتے ہیں، مختلف خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں تو ہمیں اپنے اعمال کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تحت جماعت کو جو کامیابیاں ملنی ہیں، جن کی خبریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے دیتا ہے، ہم بھی اُن کامیابیوں کا حصہ بن جائیں۔

اس بابرکت دن ''جمعہ'' کا مَیں نے ذکر کیا ہے تو اس سال اللہ تعالیٰ نے عموم سے ہٹ کر جو کبھی کبھی واقع ہوتا ہے ایک خصوصیت ہمیں دی ہے۔ اس سال میں اس خصوصیت سے گزارا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ ابتداء بھی جمعہ سے اور انتہا بھی جمعہ سے۔ اور اس طرح عموماً سال کے باون جمعہ ہوتے ہیں، اس سال ترپّن جمعہ ہمیں ملے۔ اور حدیث کے مطابق جمعہ وہ دن ہے جس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندے کی دعا خاص طور پر قبول فرماتا ہے۔

(ماخوذ از بخاری کتاب الطلاق باب فی الاشارة فی الطلاق والامور حدیث نمبر 5294)

میں امید کرتا ہوں اور پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ ہم نے اپنی کوشش کے مطابق اپنے جمعے دعاؤں میں گزارنے کی کوشش کی ہوگی۔ ہمارے (۔) جو لاہور میں (۔) ہوئے یا چند ایک جو مردان میں بھی مثلاً ایک (۔) ہوئے، انہوں نے بھی جمعے کے دن دعائیں کرتے ہوئے اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی ہیں۔ یقیناً اُن دعاؤں نے جنت میں ان کے لئے جہاں بہترین رزق کے سامان پیدا کئے ہوں گے وہاں یہ دعائیں پیچھے رہنے والوں اور جماعت کی ترقی کی انہیں خوشخبریاں بھی پہنچانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔ آج پھر اس آخری دن کے جمعہ کو ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں گزارنا چاہئے۔

جمعہ کا دن جہاں بابرکت ہے وہاں ابن آدم کے لئے اس دن میں خوف کا پہلو بھی ہے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم کو پیدا کیا، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین پر اتارا۔ اُس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو وفات دی اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اس میں بندہ حرام چیز کے علاوہ جو بھی اللہ سے مانگے تو وہ اسے عطا کرتا ہے اور اسی دن قیامت برپا ہوگی۔ مقرب فرشتے، آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوف کھاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجه ۔کتاب اقامة الصلوة والسنة فیها باب فی فضل الجمعة حدیث نمبر 1084)

پس اس دن کا فیض پانے کے لئے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزارنے کی ضرورت ہے۔ اس دن جہاں نیک اعمال کرنے والوں کے جنت میں جانے کے سامان ہیں تو شیطان کے بھرّے میں آ کر غلط کام کر کے، غلط عمل کر کے جنت سے نکلنے کی بھی خبر ہے۔ اور پھر ہم جو اس زمانے کے آدم کے ماننے والے ہیں ....جس کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ اور سلطان بنایا ہے۔ پس اس آدم کے ذریعہ اب دنیا میں بھی جنت قائم ہونی ہے جس نے اخروی جنت کے بھی سامان کرنے ہیں۔ جب آپ کے ذریعہ نئی زمین اور نیا آسمان بننا ہے تو وہ کوئی مادّی زمین اور مادّی آسمان تو نہیں بننا بلکہ (۔) کے اس غلامِ صادق کے ذریعے (۔) کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے پیدا ہوں گے جو خدا کی رضا کے حصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے۔ دنیا میں روحانی نظام کے قیام کے لئے نئی زمین اور نئے آسمان بنانے کی کوشش کریں گے۔ قربانیوں کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوں گے۔ اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں گے اور اعمال صالحہ میں اضافہ کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کے پیش نظر ہوگا۔ پس اگر تو ہم نے اس زمانے کے امام کے ساتھ کئے گئے خدا تعالیٰ کے وعدوں سے فیض پانا ہے اور دونوں جہان کی نعمتوں سے حصہ لینا ہے تو ایسے اعمال کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے چھوٹے سے چھوٹے حکم سے لے کر ہر بڑے حکم پر اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ عمل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس ترقی کا حصہ بن جائیں جو آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے۔ اُن خوشخبریوں کا حصہ بن جائیں جو ہمارے قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔

پس ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ قربانیوں کو ضائع نہیں کرتا اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مَیں تجھے فتوحات دوں گا، یہ تو ہوگا اور یقیناً ہوگا لیکن ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ...... (حم السجدة:9)۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور اس کے مطابق نیک عمل بھی کئے اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ پس ایمان لا کر پھر نیک اعمال بھی ضروری ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''مَیں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمالِ صالحہ کی، خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ یہی اعمالِ صالحہ ہیں''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 14۔مطبوعہ ربوہ)

پس ایمان لانے کے بعد عملِ صالح انتہائی ضروری ہے۔ اور عملِ صالح یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا۔ پھر جو اجر ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق نہ ختم ہونے والے اجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اعمالِ صالحہ کی اہمیت ایک جگہ اس طرح بیان فرمائی ہے کہ.......... (البقرة: 26) اور خوشخبری دے دے ان لوگوں کو، جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے کہ اُن کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ جب وہ ان باغات میں سے کوئی پھل بطور رزق دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا جا چکا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس محض اس سے ملتا جلتا رزق لایا گیا تھا۔ اور ان کے لئے اُن باغات میں پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''اس آیت میں ایمان کو اعمالِ صالحہ کے مقابل پر رکھا ہے۔ جنّات اور انہار۔ یعنی ایمان کا نتیجہ تو جنت ہے اور اعمال صالحہ کا نتیجہ انہار ہیں''۔ (نہریں ہیں)۔ ''پس جس طرح باغ بغیر نہر اور پانی کے جلدی برباد ہو جانے والی چیز ہے اور دیرپا نہیں۔ اسی طرح ایمان بے عمل صالح بھی کسی کام کا نہیں۔ پھر ایک دوسری جگہ پر ایمان کو اشجار (درختوں) سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ایمان جس کی طرف (۔) کو بلایا جاتا ہے وہ اشجار ہیں اور اعمالِ صالحہ ان اشجار کی آبپاشی کرتے ہیں۔ غرض اس معاملہ میں جتنا جتنا تدبر کیا جاوے اُسی قدر معارف سمجھ میں آویں گے۔ جس طرح سے ایک کسان کاشتکار کے واسطے ضروری ہے کہ وہ تخم ریزی کرے۔ اسی طرح روحانی منازل کے کاشتکار کے واسطے ایمان جو کہ روحانیات کی تخم ریزی ہے ضروری اور لازمی ہے۔ اور پھر جس طرح کاشتکار کھیت یا باغ وغیرہ کی آبپاشی کرتا ہے اسی طرح سے روحانی باغ ایمان کی آبپاشی کے واسطے اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ایسا ہی بیکار ہے جیسا کہ ایک عمدہ باغ بغیر نہر یا کسی دوسرے ذریعہ آبپاشی

کے نکما ہے''۔

فرمایا ''درخت خواہ کیسے ہی عمدہ قسم کے ہوں اور اعلیٰ قسم کے پھل لانے والے ہوں مگر جب مالک آبپاشی کی طرف سے لاپروائی کرے گا تو اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ سب جانتے ہیں۔ یہی حال روحانی زندگی میں شجر ایمان کا ہے۔ ایمان ایک درخت ہے جس کے واسطے انسان کے اعمال صالحہ روحانی رنگ میں اس کی آبپاشی کے واسطے نہریں بن کر آبپاشی کا کام کرتے ہیں۔ پھر جس طرح ہر ایک کاشتکار کو تخم ریزی اور آبپاشی کے علاوہ بھی محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے، اسی طرح خدا تعالیٰ نے روحانی فیوض و برکات کے ثمرات حسنہ کے حصول کے واسطے بھی مجاہدات لازمی اور ضروری رکھے ہیں''۔ (ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 648-649۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس اگر نہ ختم ہونے والے اجر لینے ہیں برکات سے فائدہ اٹھانا ہے، دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو اعمال صالحہ کی ضرورت ہے۔ خوشخبری ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے اپنے ایمان کو نیک اعمال سے سجایا۔ جنہوں نے اگر یہ اعلان کیا ہے کہ ہم (۔) کی پیشگوئی کو پورے ہوتے دیکھ کر زمانے کے امام پر ایمان لائے ہیں تو اپنی حالتوں اور اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

پس آج بھی یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں اس طرح گزارنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہمیں حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے والوں کا حقدار بنانے والی ہو۔ ہماری عبادتیں اور ہمارا ہر عمل جو ہے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ اور آج رات اس سال کو الوداع کرنے کے لئے اور نئے سال کے استقبال کے لئے یہ دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے خاص یہ توفیق چاہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے گزرنے والے سال میں جو ہم نیک اعمال نہیں بجا لاسکے، نئے سال میں ہم ان کو بجالانے والے ہوں۔ ایمان کے بیج کو اعمال صالحہ کی بروقت آبپاشی کے ذریعے پروان چڑھانے والے ہوں۔ ہمارا اٹھنا ہمارا بیٹھنا خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔

ایک طرف تو ہم اس بات پر خوش ہیں کہ جماعت کے ایک طبقہ نے قربانیاں دے کر جماعت کی (۔) کے نئے راستے کھول دیئے ہیں۔ لیکن دوسری طرف مَیں ایک یہ بات بھی افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس بعض غیر از جماعت کے ایسے خطوط بھی آتے ہیں کہ فلاں شخص آپ کی جماعت کا ہے، اس نے میرے ساتھ کاروبار کیا تھا، کاروباری شراکت تھی، یا قرض لیا تھا اور اب اس میں دھوکے کا مرتکب ہو رہا ہے۔ تو ایسے لوگ جو اس طرح جماعت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں وہ ایسے لوگ ہی ہیں جن کا زبانی دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن یہ جو دعویٰ ہے انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ایسے لوگ تو جماعت کی ترقی میں شامل ہونے کی بجائے جماعت کی بدنامی کرنے والوں میں شامل ہیں۔

پھر آپس کے تعلقات ہیں۔ آپس کے جو تعلقات ایک احمدی کے دوسرے احمدی کے ساتھ ہونے چاہئیں، ایک رشتے کے دوسرے رشتے کے ساتھ ہونے چاہئیں اگر ان حقوق کا پاس نہیں تو پھر ان جگہوں کی برکات سے انسان فیض نہیں پا سکتا۔ نہ دعاؤں سے کوئی فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اعمالِ صالحہ میں تمام حقوق بھی آتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک اگر اپنے جائزے لے اور دیکھے کہ گزرنے والے سال میں ہم نے اپنے اندر سے کتنی برائیوں کو دور کیا ہے؟ ہمارے قربانی کرنے والوں نے ہماری اپنی طبیعتوں میں، ہمارے اپنے رویّوں میں کیا انقلاب پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً انفرادی طور پر بھی یہ سال جس کا آغاز اور اختتام بھی جمعہ کو ہوا اور ہو رہا ہے ہمارے لئے برکتوں کا سال ہے۔ لیکن اگر ہم دنیاداری میں بڑھتے رہے، اسی میں پڑے رہے اور ایک دوسرے کے حقوق غصب کرتے رہے۔ میاں بیوی، نند، بھابھی، ساس، کاروباری شراکت دار ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہے، ایک دوسرے کے ساتھ طعن و تشنیع کرتے رہے، اپنے رویوں میں، اپنی بول چال میں غلط الفاظ استعمال کرتے رہے تو پھر ہم برکتیں تو نہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہیں۔ ہمارے جو قربانی کرنے والے ہیں ان کی زبانی یاد کا دعویٰ کرنے والے تو ہم بنے ہیں، اُن کو اپنے لئے نمونہ بنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہم نہیں بنے۔ اگر ہمارے اپنے رویے نہیں بدلے تو ہم نے ان قربانی کرنے والوں کی تسکین کا سامان نہیں کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر دشمنانِ احمدیت کی طرف سے ہمارے لئے تکلیفیں پہنچانے کی انتہا کی گئی تو ہم اپنے ایمان کو اپنے اعمال سے سجاتے، اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے۔ ہمارے خلاف اگر آگ بھڑکائی گئی تو ہمیں اس آگ میں سے اس سونے کی طرح نکلنا چاہئے تھا جو آگ میں سے کندن بن کر نکلتا ہے۔ ہمارے آنسو اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یوں نکلتے جو ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی انقلاب پیدا کر دیتے۔ پس ہم میں سے جن کا یہ گزرنے والا سال اس طرح گزرا اور انہوں نے اپنے ایمان کی اپنے اعمال سے آبیاری کی وہ خوش قسمت ہیں۔ آئندہ آنے والے سال میں پہلے سے بڑھ کر اس تعلق کو مضبوط کرنے کی خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اور جو لوگ اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہیں دے سکے وہ آج رات کی دعاؤں میں، اس وقت جمعہ کی دعاؤں میں بھی اس پہلو کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ سال میں اپنی اصلاح کے پہلو کو ہر وقت سامنے رکھیں۔ اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے نیک اعمال بجالانے کی کوشش کریں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے عملوں کو ڈھالنے والے ہوں۔ آج رات جب خاص طور پر مغربی دنیا میں اکثریت شرابوں اور ناچ گانوں اور شور شرابوں میں مصروف ہوگی اس وقت ہم اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کے حضور اس عہد کے ساتھ بہائیں کہ آئندہ سال اور ہمیشہ ہمارے جذبات اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اُس کے حضور بہتے چلے جائیں گے۔ ہم اپنے ایمان میں ترقی کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اپنی ہر حالت اور ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ڈھالنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعائیں بھی قبول فرمائے۔ آئندہ سال جو آ رہا ہے وہ سب احمدیوں کے لئے، انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی انتہا مبارک سال ہو۔

مَیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بات کرنا چاہتا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اس سال ہمیں یہ بھی ایک فضل عطا فرمایا جس کا مَیں اپنے جلسہ کے جو دوسرے دن کی رپورٹس ہوتی ہیں اس میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ رشین ڈیسک کے ذریعہ سے ایم۔ٹی۔اے پر رشین پروگرام بھی اب جاری ہیں، خطبات کا ترجمہ بھی اور ویب سائٹ بھی شروع ہوگئی ہے۔ پہلے کہیں اکا دُکا مجھے رشین احمدیوں کے خطوط آیا کرتے تھے اور وہ تھے بھی چند ایک۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کی تعداد سینکڑوں میں ہوگئی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا الہام بھی ہے کہ روس میں ریت کے ذروں کی طرح احمدیت کو پھیلتے دیکھا۔

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 691۔ چوتھا ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

اللہ کرے کہ یہ پیغام ان تک تیزی سے پہنچتا چلا جائے اور ہم اپنی زندگیوں میں اس الہام کے پورا ہونے کے بھی نظارے دیکھنے والے ہوں۔

ایک اور بات جس کا مَیں آج اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں نے یہ بات قادیان کے جلسے کے اختتام پر بتائی تھی کہ (۔) جو ہماری ویب سائٹ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک نیا اضافہ کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی روحانی خزائن کے نام سے جو کتب ہیں اُن سب کو ایک ایسے سرچ انجن (Search Engine) میں ڈالا ہے جس میں اگر آپ نے تلاش کرنا ہے تو آپ

کوئی بھی لفظ، مثلاً اللہ کا نام ہے، یسوع مسیح کا نام ہے، محمدؐ کا نام ہے اس میں ڈالیں تو حضرت مسیح موعود کی کتب میں، اُن کتب میں جو روحانی خزائن کی جلدوں میں ہیں جہاں بھی وہ نام استعمال ہوا ہے، وہ نام اور اقتباس سامنے آ جائیں گے۔ اور پھر اسے آپ سرچ کر کے جو انٹرنیٹ سے دلچسپی رکھنے والے یا (۔) دیکھنے والے ہیں وہ مزید صفحہ بھی دیکھ سکتے ہیں جو اصل کتاب کا صفحہ ہے۔ تو یہ ایک بہت بڑی پیش رفت ہے اور یہ بہت مشکل کام تھا۔ اللہ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں کی ٹیم نے یہ کیا ہے۔ جس میں سے دو تو واقفین نو لڑکے ہیں، ایک نعمان احمد لاہور کے اور ایک کراچی کے ہیں مبارک احمد۔ اس کے علاوہ انڈیا کے لڑکے ہیں۔ اس لئے مَیں قادیان کے جلسہ سالانہ کے آخری دن اعلان کرنا چاہتا تھا کہ اس میں سے تین کے علاوہ جو باقی لڑکے ہیں وہ سارے انڈیا کے ہیں۔ فضل الرحمٰن یہ چنائی کے ہیں۔ اسی طرح مقصود احمد بنگلور کے، شاہد پرویز بنگلور کے، عبدالسلام بنگلور کے اور پھر عائشہ مقصود صاحبہ ہیں بنگلور کی۔ پھر الطاف احمد بنگلور کے ہیں اور ریاض احمد مینگلور (Mangalore) اور اسی طرح ایک ہیں خرم نصیر، یہ پاکستان کے ہیں اور کلیم الدین شیخ یہ چنائی کے ہیں۔ تو یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو انہوں نے کیا ہے۔ دیکھنے والے تو اتنا محسوس نہیں کرتے۔ ہر کتاب کو پڑھنا، ہر کتاب میں سے ہر لفظ کو تلاش کرنا اور پھر اس کا انڈیکس بنانا، پھر اس انڈیکس کے اقتباسات، پھر اس کے صفحے کا پروگرام بنانا ایک کافی بڑا کام تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان نوجوانوں نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور دنیا اس سے فائدہ اٹھانے والی ہو۔ معترضین تو آج کل حضرت مسیح موعود کی کتب پر اعتراض کرتے رہتے ہیں لیکن اگر دیکھیں تو یہی ایک خزانہ ہے جو دنیا کی اصلاح کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن جن پر اثر نہیں ہونا وہ لوگ تو قرآنِ کریم کی آیات کا بھی استہزاء اڑاتے تھے، اُن پر اثر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل اور سمجھ دے۔

تیسری بات مَیں آج یہ کہنا چاہتا تھا کہ مجھے پتہ لگا کہ میرے نام سے آج کل انٹرنیٹ وغیرہ پر فیس بک (Face Book) ہے۔ فیس بک کا ایک اکاؤنٹ کھلا ہوا ہے جس کا میرے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں۔ نہ کبھی مَیں نے کھولا نہ مجھے کوئی دلچسپی ہے بلکہ مَیں نے تو جماعت کو کچھ عرصہ ہوا اس بارہ میں تنبیہ کی تھی کہ اس فیس بک سے بچیں۔ اس میں بہت ساری قباحتیں ہیں۔ پتہ نہیں کسی نے بے وقوفی سے کیا ہے۔ کسی مخالف نے کیا ہے یا کسی احمدی نے کسی نیکی کی وجہ سے کیا ہے لیکن جس وجہ سے بھی کیا ہے، بہر حال وہ تو بند کروانے کی کوشش ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بند ہو جائے گا۔ کیونکہ اس میں قباحتیں زیادہ ہیں اور فائدے کم ہیں۔ اور بلکہ انفرادی طور پر بھی مَیں لوگوں کو کہتا رہتا ہوں کہ یہ جو فیس بک ہے اس سے غلط قسم کی بعض باتیں نکلتی ہیں اور پھر اس شخص کے لئے بھی پریشانی کا موجب بن جاتی ہیں۔ خاص طور پر لڑکیوں کو تو بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ لیکن بہر حال مَیں یہ اعلان کر دینا چاہتا تھا کہ یہ جو فیس بک ہے اور اس میں وہ لوگ جن کے اپنے فیس بک کے اکاؤنٹ ہیں، وہ آ بھی رہے ہیں، پڑھ بھی رہے ہیں، اپنے کمنٹس (Comments) بھی دے رہے ہیں جو بالکل غلط طریقہ کار ہے اس لئے اس سے بچیں اور کوئی اس میں شامل نہ ہو۔ اگر ایسی کوئی صورت کبھی پیدا ہوئی جس میں جماعتی طور پر کسی قسم کی فیس بک کی طرز کی کوئی چیز جاری کرنی ہوئی تو اس کو محفوظ طریقے سے جاری کیا جائے گا جس میں ہر ایک کی access نہ ہو اور صرف جماعتی مؤقف اس میں سامنے آئے اور اس میں جس کا دل چاہے آ جائے۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ بعض مخالفین نے بھی اپنے کمنٹ (Comment) اس پر دیئے ہوئے ہیں۔ اب ایک تو ویسے ہی غیر اخلاقی بات ہے کہ کسی شخص کے نام پر کوئی دوسرا شخص چاہے وہ نیک نیتی سے ہی کر رہا ہو بغیر اس کو بتائے کام شروع کر دے۔ اس لئے جس نے؟ بھی کیا ہے اگر تو وہ نیک نیت تھا تو وہ فوراً اس کو بند کر دے اور استغفار کرے اور اگر شرارتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے خود نپٹے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور جماعت کو ترقی کی راہوں پر چلاتا چلا جائے۔

چند دعائیہ اشعار

شکر کیسے ہو ادا تیرا میرے پیارے خدا
میری امیدوں سے بڑھ کر مجھ کر کرتا ہے عطا

ڈھانپ دیتا ہے میری کمزوریوں کو تُو ہمیش
بخش دیتا ہے تو مجھ کو نیکیوں کی اک رِدا

مانگتا ہوں خیر تجھ سے اے میرے ربِ کریم
شر سے بچنے کے لئے کرتا ہوں میں ہر دم دعا

جو خلیفہ نے بتائی ہیں دعائیں اور دُرود
وہ بھی ہوتی ہیں مری وردِ زباں صبح و مسا

راہ مولیٰ کے اسیروں اور شہیدوں کو سدا
یاد رکھتا ہوں انہیں بھی جب بھی کرتا ہوں دعا

میرے آقا کو تو عمر و صحت دے مولیٰ مرے
ان کی نصرت کر ترقی دے انہیں میرے خدا

اے خدا تو فضل کر ہم پر کہ ہم کمزور ہیں
اپنی رحمت سے ہمیں کر دے عطا اپنی رضا

جو دعا بھی مانگوں تجھ سے کرتے رہنا وہ قبول
اے خدا مومنؔ کی تیرے در پہ ہے یہ التجا

(خواجہ عبدالمومن)

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم ڈاکٹر رشید احمد اٹھوال صاحب کا مورخہ 18 فروری کو عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں پتے کا آپریشن ہوا اور پتھری نکال دی گئی ہے۔ کچھ دنوں تک گردوں کا آپریشن بھی متوقع ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد خان صاحب صدر محلّہ باب الابواب غربی کے دل کے والو کی تبدیلی کے بعد محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھر آ گئی ہیں عمومی صحت اچھی ہے۔ کچھ کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے کامل صحت عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد مالک خضر صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم مشتاق احمد تنہا صاحب کا امریکہ میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹانگ میں دو جگہ پر فریکچر ہوگیا اور تین پسلیاں بھی ٹوٹ گئی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار خود بھی سی ایم ایچ سیالکوٹ میں زیر علاج ہے۔ دائیں بازو کی فزیوتھراپی کی جا رہی ہے۔ ایک سال قبل چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے بازو کام نہیں کر رہا۔ شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ابوالکلام آزاد
انشاپرداز، سیاستدان

مولانا ابوکلام آزاد نومبر 1888ء (ذی الحجہ 1305ھ) میں مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ مولانا کا اصل نام محی الدین احمد کنیت ابوالکلام اور تخلص آزاد تھا۔ آپ کا تاریخی نام فیروز بخت بھی تھا۔ آپ کا آبائی وطن دہلی اور مادری وطن مدینہ تھا۔ آپ کے والد مولانا خیر الدین 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مکہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ انہوں نے عرب خاتون سے شادی کی جن سے ابوالکلام آزاد پیدا ہوئے۔ مولانا آزاد نے قرآن پاک مکہ معظّمہ میں ہی پڑھ لیا تھا۔

1898ء میں مولانا خیرالدین کلکتہ چلے آئے۔ یہاں آ کر آزاد کی والدہ فوت ہوگئیں۔ والد نے آپ کو مشرقی علوم کی ابتدائی تعلیم دینا شروع کی۔ گھریلو ماحول مذہبی اور دینی عظمت سے رچا بسا تھا۔ 15 سال کی عمر میں مولانا نے فاضل اساتذہ کے علاوہ جامعہ ازہر (قاہرہ) میں بھی تعلیم حاصل کی۔ والد نے عربی اور فارسی کی تعلیم دینا شروع کی اور اردو کتابیں پڑھنا ممنوع قرار دے دیں۔ تاہم مولانا چوری چھپے اردو کی کتابیں بھی پڑھتے رہے۔

اسی زمانے میں مولانا کو شاعری کا شوق شروع ہوا۔ پہلے اردو فارسی میں شعر کہنے شروع کئے تو عبدالواحد خان نے ان کا تخلص ''آزاد'' رکھا۔ اس کے علاوہ مختلف علوم کی کتابیں اکٹھی کرنا شروع کیں۔ چنانچہ حکیم عبدالرحیم دہلوی اور مولوی کبیرالدین مالک اردو گائیڈ پریس کلکتہ کے کتب خانے آپ نے خرید لئے۔ تحصیل علم کے ساتھ ساتھ تحریر وتقریر اردو ترجمہ بھی شروع کردیا۔

20 نومبر 1903ء کو کلکتہ سے ماہنامہ ''لسان الصدق'' جاری کیا۔ اکتوبر 1905ء تا مارچ 1906ء تک مولانا شبلی نعمانی کے رسالہ ''الندوہ'' کی ادارت کے فرائض انجام دیئے۔ 1909ء میں والد کا انتقال ہوگیا۔

13 جولائی 1912ء کو شہرہ آفاق ذاتی اخبار ''الہلال'' جاری کیا۔ 16 نومبر 1914ء کو الہلال کی ضمانت ضبط کر لی گئی۔ 1915ء میں انہیں بنگال سے نکال دیا گیا اور 1920ء تک رانچی میں قید رکھا گیا۔

1920ء میں جب آپ نظر بندی سے باہر آئے تو رولٹ ایکٹ ملک میں آگ لگا چکا تھا۔ گاندھی جی عدم تشدد اور عدم تعاون کی تحریک کا آغاز کر چکے تھے۔ 18 جنوری 1920ء کو آپ کی ملاقات گاندھی جی سے ہوئی۔ یہیں مہاتما جی سے آپ کی عقیدت اور خلوص کا رشتہ قائم ہوا۔

الہلال کے بعد آزاد نے ''البلاغ'' جاری کیا اور ساتھ ہی قرآن حکیم کا درس دینے کے لئے ''دارالارشاد'' قائم کیا۔ 10 دسمبر 1921ء کو تحریک خلافت کی حمایت کرنے پر ایک سال کی سزا ہوئی۔ 1923ء میں جیل سے واپس آئے تو کانگریس میں پھوٹ پڑ چکی تھی۔ اس اختلاف کو مٹانے کے لئے مولانا نے دسمبر 1923ء میں پہلی بار کانگرس کے جلسے کی صدارت کی۔ 1940ء میں مولانا ایک بار پھر کانگریس کے صدر چنے گئے۔ انہوں نے ستیہ گری کی مہم میں زور شور سے حصہ لیا جس کی بنا پر انہیں ایک مرتبہ پھر 18 ماہ کی جیل ہوئی۔ 1941ء میں رہا ہوئے لیکن جب ''ہندوستان چھوڑ دو'' کا نعرہ لگا تو 9/ اگست 1942ء کو گاندھی کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ یہ گرفتاری 1945ء تک جاری رہی۔ مولانا نے اپنے جلسوں میں ہمیشہ ہندوستان کی تقسیم کی مخالفت کی۔

1947ء میں دستور ساز اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ عبوری حکومت میں تعلیم اور فنون لطیفہ کے وزیر منتخب ہوئے۔ تقسیم کے بعد آپ نے دہلی میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے مرن برت رکھا۔ 1951ء میں پارلیمنٹ میں کانگرس کے ڈپٹی لیڈر بنے اور تعلیم، قدرتی ذرائع اور سائنسی تحقیق کے وزیر مقرر ہوئے۔ 1955 میں آپ کو یورپ اور مغربی ایشیا کے دو ماہ کے خیر سگالی کے دورے پر بھیجا گیا۔ 1957ء کے انتخابات میں آپ دوبارہ گوڑ گاؤں کے حلقہ سے لوک سبھا کے ممبر منتخب ہوئے اور وزیر تعلیم اور سائنسی تحقیقات کے عہدے پر برقرار رہے۔

مولانا آزاد نے 22 فروری 1958ء کو 70 برس کی عمر میں انتقال کیا۔ آپ کو جامع مسجد دہلی کے سامنے میدان میں دفن کیا گیا۔ مولانا آزاد عالم، صاحب طرز انشاء پرداز اور قادرالکلام مقرر تھے۔ ان کی تحریر وتقریر میں روانی اور موزونیت ہوتی تھی۔ ''ترجمان القرآن'' ''تذکرہ'' اور ''غبار خاطر'' آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ ابوالکلام آزاد 1905ء میں قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی۔

(تاریخ احمدیت جلد2صفحہ 389)

حضرت مسیح موعود کی وفات پر ابوالکلام آزاد امرتسر سے لاہور آئے اور حضور کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد2 ص549)

اور پھر اپنے اخبار وکیل امرتسر میں لکھا

''وہ شخص بہت بڑا شخص جس قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹّھیاں بجلی دو بیڑیاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا...... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کرلیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔''

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2011
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیعؔ ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعائتی قیمت =/300 روپے

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعائتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

G.H.P کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ وپوٹینسی 30/200/1000 گلاس شواب 10ML Rs 20/= پلاسٹک شواب 25ML Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

ولادت

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرمہ عفیفہ حامد صاحبہ اہلیہ مکرم حامد محمود چوہدری صاحب آف یو۔کے کو مورخہ 12 فروری 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرماتے ہوئے مبارز محمود چوہدری نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب پٹواری مرحوم آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ وسابق صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی نسل سے ہے نیز مکرم چوہدری ظہیر احمد باجوہ صاحب دارالصدر شمالی انوار ربوہ کا نواسہ اور مکرم چوہدری نصیر احمد باجوہ صاحب آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ نیک، صالح خادم دین، خلافت احمدیہ کا حقیقی وفادار واطاعت شعار اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد اظہار صاحب ایم ایس سی ابن مکرم چودھری محمد احمد عطاء صاحب دارالنصرت ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 10 فروری 2011ء کو مغل شادی ہال ربوہ میں ہمراہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد امین صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ایس۔ پی آف چندر کے منگولے ضلع نارووال منعقد ہوئی۔ دونوں خاندانوں کی خوش بختی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کو اس تقریب کیلئے اپنا نمائندہ خصوصی مقرر فرمایا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے نکاح کا اعلان فرمایا اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کروائی۔ مورخہ 11 فروری کو دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان کے لان میں وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر بھی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت ورحمت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

ولادت

مکرم آصف جاوید صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ ثوبیہ عندلیب صاحبہ اہلیہ مکرم قاسم تنویر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 24 نومبر 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچے کا نام باسم عالیان فارس تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا محمد یونس صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کا نواسہ اور مکرم رانا محمد صدیق صاحب گھسیٹ پورہ فیصل آباد کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے نومولود کو نیک، صالح، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم وزیر علی صاحب پھل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے دوست مکرم مشتاق احمد صاحب کھرل گمبٹ ضلع میرپور میرس حال برسبین آسٹریلیا شدید بیمار ہیں شوگر ہے پاؤں پر زخم بن گیا ہے اور پھیپھڑوں میں پانی ہے خون کی بھی کمی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم موصوف کی تمام پریشانیوں کو دور کردے اور فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

ولادت

مکرمہ فرشتہ احمدی ایرانی صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر مرتضیٰ احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتی ہیں۔

ہمارے بڑے بیٹے مکرم طارق مرتضیٰ صاحب اور بہو مکرمہ پریسا جعفری صاحبہ نیوجرسی امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 دسمبر 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام آصفہ مرتضیٰ تجویز ہوا ہے جو مکرم ماسٹر غلام حیدر صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ جامعہ احمدیہ قادیان واحمد نگر اور سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی نسل سے نیز حضرت ماسٹر غلام محمد سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی عمر والی، نیک وصالح، والدین اور خاندان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔فروری

طلوع فجر	5:17
طلوع آفتاب	6:42
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:02

دلہن جیولرز
Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

پلاٹ برائے فروخت
ایک کنال پلاٹ بمعہ چاردیواری اور ایک کمرہ 80 فٹ فرنٹ کے ساتھ واقع محلہ نصرت کالونی نزد بیت النصرت
رابطہ نمبر: 0333-6707323

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

بلڈنگ کنسٹرکشن
خداتعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیرنگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ:۔ کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصراللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئر ہاوز پائپ بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ نیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینگی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-36170513,37963207,3963531

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FD-10

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کررہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ